خصائص نبوت

پروفیسر عبدالرحیم ریحانی

خصائص نبوت سے مراد وہ امتیازی خصوصیات ہیں جو اللہ رب العزت نے ختم الرسل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خاص مرحمت فرمائی ہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو آپ کو سابقہ انبیاءؑ سے ممیز کرتی ہیں اور بعض وہ جو آپ کو امت مسلمہ سے ممتاز کرتی ہیں۔ مختلف احادیث صحیحہ میں ان کا ذکر موجود ہے۔ ہم اجمالاً ان کو بیان کرتے ہیں:

- صحیحین میں ایک روایت حضرت انسؓ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ وَرَآءِ ظَہْرِیْ۔ اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور قریب ہو کر کھڑے ہوا کرو بے شک میں تم کو اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔
- بخاری و مسلم میں ایک اور روایت بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رکوع اور سجود کو قائم کرو یعنی صحیح ادا کرو پس اللہ کی قسم ہے میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔
- ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تواصل (مسلسل نفلی روزے بغیر افطاری کے رکھنا) سے منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ خود تو ایسے مسلسل روزے رکھتے ہیں تو ارشاد فرمایا۔

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ

تم میں سے کون ہے جو مجھ جیسا ہے۔ میں اپنی راتوں کو اپنے رب کے پاس گزارتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتے بھی ہیں اور پلاتے بھی۔

- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ فضیلتیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں:

(۱) ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ مدد کیا گیا ہوں۔

(۲) میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے۔ میری امت میں سے جس پر نماز کا وقت آجائے وہ نماز پڑھ لے۔

(۳) میرے لیے غنائم (مالِ غنیمت) حلال کر دی گئیں مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوئی۔
(۴) مجھے حقِ شفاعت عطا کیا گیا ہے۔
(۵) پہلے نبی کسی خاص ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف مبعوث ہُوا ہوں۔
(۶) مسلم کی ایک روایت میں جوامع الکلم کا ذکر بھی موجود ہے، یعنی اللہ رب العزت نے مجھے مختصر مگر جامع بات کہنے کی استعداد نصیب فرمائی ہے۔

● ترمذی اور دارمی میں ایک روایت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں فخر سے نہیں کہتا۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اُٹھانے والا ہوں اور فخر سے نہیں آدمؑ اور دوسرے نبیؑ اس کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی گئی ہے اور فخر سے نہیں کہتا اور میں پہلا ہوں جو جنت کے حلقے ہلاؤں گا۔ میرے لیے وہ کھولے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں داخل فرمائیں گے میرے ساتھ فقرا مومن ہوں گے میں فخر سے نہیں کہتا۔ میں اگلوں اور پچھلوں سے اللہ کے نزدیک معزز ترین ہوں فخر سے نہیں کہتا۔

● بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جس کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نبیوں میں سے کوئی نبی ایسا نہیں مگر اس کو اسی قدر معجزات عطا کیے گئے ہیں جس قدر لوگ اس پر ایمان لائے ہیں۔ میں جو دیا گیا ہوں وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف کی ہے میں امیدوار کرتا ہوں کہ قیامت کے دن سب نبیوں سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے۔

● ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال اس طرح سمجھو کہ ایک محل ہے جس کی تعمیر نہایت عمدہ ہے۔ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ دیکھنے والے اس کے گرد گھومتے ہیں۔ اس کی عمدہ تعمیر سے متعجب ہوتے ہیں مگر اس ایک اینٹ کی جگہ کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ میں نے اس اینٹ کی جگہ پُر کر دی ہے۔ میرے ساتھ عمارت مکمل کر دی گئی ہے اور میرے ساتھ رسول ختم کر دیے گئے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

● اللہ رب العزت اپنے خاص لطف و کرم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کا سب سے اعلیٰ مقام یعنی مقامِ محمود عطا فرمادیں گے۔ یہ بات بھی خصائصِ نبوت میں سے ہے۔ اس کا ذکر قرآن حکیم میں بھی ہے۔

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

اذان کے بعد دعا میں بھی اللہ رب العزت کے اس وعدے کا ذکر موجود ہے۔ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ۔ یعنی اے اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مقام محمود عطا فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

- ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ جمعہ کا دن کیا گیا ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہوتا ہے۔ ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ کیا فوت ہونے کے بعد بھی آپؐ پر درود پیش کیا جاتا ہے؟ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاءؑ کے اجسام کو کھائے۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔
- آپؐ کا یہ فرمان بھی خصائصِ نبوت میں سے ہے۔ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی ہم اہلِ دنیا میں سے آخری اور قیامت کے دن اول ہوں گے۔
- واقعۂ معراج بھی خصائصِ نبوت میں سے ہے۔ رات کے مختصر سے حصے میں مکہ سے مدینہ، مدینہ سے طورِ سینا اور طورِ سینا سے بیت اللحم حملہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت پھر سیڑھی کے ذریعہ آسمانوں کی طرف لے جانا۔ آسمانِ اوّل مشاہدات کا مرکز بنا، برزخی زندگی کی کیفیات اور جہنم کا مشاہدہ، آدمؑ سے ملاقات، اسی طرح مختلف آسمانوں پر مختلف انبیاء سے ملاقاتیں، ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات اور جنت کا مشاہدہ اور بیت المعمور پر فرشتوں کے طواف اور عبادت کا منظر، دیدارِ الٰہیٰ پھر شرف ہم کلامی، نمازوں کا تحفہ اور واپسی اور واقعات کی تصدیق بزبانِ ابوبکرؓ وغیرہ۔
- حوضِ کوثر کا بیان بھی خصائصِ نبوت میں سے ہے۔ بخاری شریف میں ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں جنت سے گزرا۔ اچانک میرا گزر ایک نہر پر ہوا جس کے کنارے اندر سے خالی موتیوں سے بنے ہوئے تھے۔ میں نے کہا۔ اے جبرائیلؑ! یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ حوضِ کوثر ہے جو آپؐ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ ایک اور روایت میں ہے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی سیر کی مسافت ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ ہے۔ اس کے آبخورے آسمان کے تاروں کی مانند ہیں۔ اس میں سے جو ایک مرتبہ پیئے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرامؓ نے سوال کیا اے اللہ کے رسولؐ اس روز آپ ہم کو پہچان لیں گے۔ فرمایا ہاں تمہاری ایسی علامت ہوگی جو کسی امت کی نہیں ہوگی تم میرے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ لے کر آؤ گے جو وضو کی نورانیت کے سبب ہوگا۔

● بخاری اور مسلم کی ایک طویل حدیث جو باب الشفاعۃ سے متعلق ہے اس کے ابتدائی حصے کا تعلق بھی خصائص نبوت سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ کے درمیان پل صراط قائم کر دی جائے گی۔ رسولوں میں سے سب سے پہلے میں اپنی امت کو لے کر پل صراط کو عبور کروں گا۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ قیامت کے دن ہر نبی کی زبان پر اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ کے الفاظ ہوں گے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ کے الفاظ ہوں گے۔

● قرآن حکیم کی وہ آیت بھی خصائصِ نبوت میں ہے جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ ہم نے تمام سابقہ انبیاء سے اس بات کا عہد لیا تھا کہ اگر تم میں سے کسی کی زندگی میں میرے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ تشریف لے آئیں تو تمہیں ان کی تصدیق کرنی ہوگی، ان پر ایمان لانا ہوگا اور ان کی مدد کرنی ہوگی۔

کفر کے درجات اور شرعی احکام

آیت "ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون" سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص حکم منصوص کے خلاف حکم دے یا فیصلہ کرے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہی مذہب خوارج کا ہے۔ علماء اہلسنت یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حکم خداوندی کو حقیر یا غلط یا خلافِ مصلحت یا خلافِ تہذیب سمجھ کر اس کا انکار کرے اور قانونِ شریعت میں تغیر و تبدل کر کے اپنی طرف سے نیا حکم تجویز کرے جیسا کہ یہود نے حکم رجم کے مقابلہ میں اپنی رائے سے ایک نیا حکم تیار کر لیا تھا تو ایسا شخص بلاشبہ کافر ہے اور اگر دل میں حکم خداوندی کی تصدیق اور اس کی عظمت و حقانیت کا اعتراف موجود ہے اور محض غلبہ نفس یا کسی دنیاوی مجبوری و معذوری کی بنا پر بادلِ نخواستہ حکم خداوندی کے خلاف فیصلہ کرے تو وہ کافر نہ ہوگا بلکہ فقط گنہگار ہوگا۔ جو شخص اعتقادی طور پر ما انزل اللہ کو حق جان کر اور حق مان کر پھر عملاً فیصلہ اس کے خلاف کرے تو ایسے شخص کو اصطلاحِ شریعت میں عملی کافر کہا جا سکتا ہے نہ کہ اعتقادی کافر یعنی اس کی عملی حالت کافروں جیسی ہے اگرچہ اعتقاد مسلمانوں جیسا ہے اسی وجہ سے عبداللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آیۂ فاولٰئک ھم الکافرون میں کفر سے وہ کفر مراد نہیں جو اس کو ملتِ اسلام سے خارج کر دے اور یہ ایسا کافر نہیں جیسے کوئی اللہ اور ملائکہ اور کتب اور رسل کا کافر ہو بلکہ یہ کفر دون کفر اور ظلم دون ظلم اور فسق دون فسق ہے۔ ولیس بالکفر الذی تذھبون الیہ یعنی کفر اور ظلم اور فسق کے درجات ہیں بعض کفر اعتقادی ہیں اور بعض عملی اور ہر ایک کا حکم جدا ہے۔

(مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)